بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

مغربی جرمنی

مدیر مغفور احمد | فتح دسمبر ۱۳۶۵ھ 1986ء | کتابت نصر اللہ ناصر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

راتوں کو اُٹھو اور دُعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے اُن کے لئے دُعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا۔ اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اُٹھو، دُعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دُعا کرے گا۔ اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے نا امید مت ہو۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

اسلام کا نام لیکر جب دنیا میں اسلام کی فتح کی باتیں کرتے ہیں تو

اسکا آغاز اپنے نفس سے کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع ۸۶ء مغربی جرمنی کے موقعہ پر جو افتتاحی خطاب فرمایا اُسکا مکمل متن ادارہ "اخبار احمدیہ" اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (مدیر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کو آج یہاں ایک یورپین اجتماع منعقد کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ مختلف مواقع پر مختلف تقریبات میں مجھے مغربی جرمنی میں آکر شمولیت کی توفیق ملتی رہی ہے اور خدا تعالےٰ کا یہ ایک بڑا نمایاں غیر معمولی احسان ہے جسے مَیں ہر دفعہ محسوس کرتا ہوں کہ ہر مرتبہ حاضرین کی تعداد میں پہلے کی نسبت اضافہ پاتا ہوں اور کبھی یہ نہیں دیکھا کہ کسی تقریب میں حاضرین کی تعداد پچھلے دورے کی تقریب کے مقابل میں کم ہو گئی ہو۔ گذشتہ مرتبہ یہاں ایک جماعتی جلسہ کے موقعہ پر حاضر ہوا تھا اور اگر یہ پنڈال اتنا ہی ہے جتنا اُسوقت تھا تو آج یہاں حاضری اُس عمومی جماعتی جلسے کے مقابل پر بھی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں انصار بھی تشریف لے آتے ہیں اور لجنات میں سے بھی نمائندگی ہو جاتی ہے لیکن جہاں تک میری نظر بتا رہی ہے حاضرین کی بڑی تعداد خدام ہی سے تعلق رکھنے والی ہے تو اس پہلو سے اللہ تعالےٰ کا بڑا احسان ہے خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ یورپ میں اسوقت جرمنی میں ایک بڑی مضبوط خدام کی تعداد تیار ہو رہی ہے جہاں یہ اللہ کا احسان ہے کہ وہ برکت بھی دے رہا ہے تعداد بڑھا رہا ہے ہر لحاظ سے اپنے فضل نازل فرما رہا ہے وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ تفصیلی خطاب تو مَیں انشاء اللہ اجتماع کے آخر پر کروں گا یہ تو اختصار کے ساتھ محض ایک دُعا کروانے کا بہانہ ہوا کرتا ہے جسے ہم افتتاحی خطاب کہتے ہیں۔ لیکن۔

جمعہ کے مضمون کے تسلسل میں ایک بات میں آپ سے ضرور کہوں گا۔ میں نے اسلام کے متعلق تعارف کرواتے ہوئے قرآن ہی کی زبان میں یہ بتایا کہ **اسلام کا خلاصہ امن ہے** اور یہ امن انسان کی ذات سے شروع ہوتا ہے جب تک اس کا آغاز انسان کی ذات

سے شروع نہ ہو اُس وقت تک بیرونی امن کا دعویٰ بالکل بے معنی اور لغو بات ہے۔ میں آج اس مجلس میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انسان کی ذات سے امن کیسے شروع ہوتا ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔

کہ سنو خبردار اللہ کے ذکر ہی سے دلِ اطمینان پایا کرتے ہیں۔

پس جب ہم کہتے ہیں کہ انسان کی ذات سے امن شروع ہوتا ہے تو سوال یہ اُٹھتا ہے کہ وہ امن کیسے نصیب ہو تو اُسکا نہایت آسان اور نہایت مؤثر اور قوی ذریعہ ذکر الٰہی ہے۔ ذکر الٰہی کا مضمون تو بہت ہی وسیع ہے۔ انسان کو جو اندرونی امن نصیب ہوتا ہے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اسکا آغاز ذکر الٰہی سے ہوتا ہے اور بیرونی امن بھی تبھی دنیا میں انسان پھیلا سکتا ہے۔ اگر اُسے اندرونی امن وہ نصیب ہوا ہو جس کا آغاز ذکر الٰہی سے ہوتا ہے ورنہ کئی قسم کے اور بھی اندرونی امن ہیں جو درحقیقت نظر آنیوالے امن ہیں اُنمیں کوئی گہرائی نہیں اور کوئی حقیقت نہیں ہوا کرتی وہ بالآخر اُس انسان کا بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جو بظاہر اُس امن کا حامل ہوتا ہے۔ DRUGS (ڈرگس) کے ذریعے بھی تو ایک امن نصیب ہو جاتا ہے دنیا کی لذتوں میں ڈوب کر بھی ایک قسم کا امن نصیب ہو جاتا ہے مگر جس امن کی اسلام بات کرتا ہے وہ وہ امن نہیں۔ وہ وہ امن ہے جو خالصتاً ذکرِ الٰہی سے ملتا ہے۔

پس ذکر الٰہی کا مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بہت ہی وسیع مضمون ہے اس سلسلہ میں

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک لیکچر

ذکرِ الٰہی کے موضوع پر موجود ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اور خدام کو چاہیئے کہ جس حد تک ممکن ہو اُسے پڑھیں کیونکہ اُسمیں ذکر کی بہت سی انواع بیان ہیں طریقہ کار بیان ہیں۔ ذکر کیسے کیا جاتا ہے اور کسطرح اُس سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کئے جاتے ہیں مگر

بہرحال مختصراً میں آپ سے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ذکر بعض دفعہ تو انسان اُسوقت شروع کرتا ہے جب اُسے خود ضرورت محسوس ہوتی ہے مثلاً کسی مشکل میں وہ مبتلا ہے۔ ASSYLUM کیلئے درخواست دی ہوئی ہے ردّ ہوتی چلی جا رہی ہے درخواست اور آخر وکیل کہہ دیتا ہے کہ اب اپیل میں بھی کوئی گنجائش نہیں اُسوقت خدا یاد آجاتا ہے اور انسان کہتا ہے کہ میں ذکر کرتا ہوں مگر اطمینان مجھے پھر نصیب نہیں ہو رہا۔ میں نے بہت دعائیں کیں ہیں پھر بھی میری خدا نے نہیں سُنی۔ تو یہ وہ ذکر نہیں جو طمانیتِ قلب نصیب کروانے والا ذکر ہے۔ بعض دفعہ وقتی طور پر اگر اُس ذکر میں بھی انسان خالص ہو تو وہاں بھی اُس عرصہ کیلئے طمانیتِ قلب ضرور نصیب ہو جاتی ہے مگر ضرورت کا ذکر اگر طمانیت بخشے بھی تو یہ آنی فانی طمانیت ہوتی ہے آئی اور غائب ہو گئی جسطرح ذکر چلا گیا اسیطرح اُسکی طمانیت بھی چلی جاتی ہے اور

طمانیت کا مضمون ایسا ہے

جسمیں ٹھہراؤ کا معنی پایا جاتا ہے۔ آناً فاناً آنے جانے والی چیز کو آپ طمانیت بخش نہ کہہ سکتے ہیں نہ اُسمیں طمانیت کے مضمون کیساتھ کسی قسم کی موافقت پائی جاتی ہے۔ اطمینان کو کہتے ہی ہیں اُس چیز کو جسمیں بظاہر ٹھہراؤ سا ہو، سکینت ہو، کوئی چیز آکر ٹھہر جائے اور گھر بنالے، مقام کر بیٹھے۔ اُس نقشے کو یا جو نقشہ ذہن میں اُبھرتا ہے اسکے ساتھ طمانیت کا تعلق ہے۔

پس ذکر الٰہی سے یہ مراد

ہے کہ کبھی ضرورت کے وقت آپ کو خدا یاد آجائے جو آپ کی ضرورت کے وقت کا خدا ہو تو وہ آپ کو مستقل طمانیت بخش دیگا۔ وہ خدا یقیناً ایسا رحیم کریم خدا ہے کہ بعض دفعہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ بندہ ہے۔ بیوفا مجھے اپنی ضرورت کے وقت یاد کرتا ہے میری ضرورت کے وقت یعنی میرے دین کی ضرورت کے وقت بُھلا دیتا ہے پھر بھی بسا اوقات رحمان و رحیم خدا اُس ذکر کے نتیجے میں بھی اُسے وقتی طمانیت بخش دیتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے

کہ بسا اوقات ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہوتی ہیں سمندر میں کشتی والے بڑے خوش مطمئن سفر کر رہے ہیں اچانک ہواؤں کا رُخ پلٹتا ہے اور شدید طوفان برپا ہو جاتا ہے ایسا خطرناک طوفان کہ بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اُسوقت ایسے لوگ بھی جو جب امن کی حالت میں تھے تو خدا تعالےٰ کو بھلا بیٹھے تھے یا خدا کے ساتھ شریک کیا کرتے تھے اور فرضی خداؤں کی عبادت کیا کرتے تھے وہ بھی ایک خدا کو خالصتاً پکارنے لگ جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اُنکی اُس پکار کو بھی سُن لیتا ہے اور اُنہیں وقتی طور پر طمانیت بخشتا ہے یہاں تک کہ

وہ پھر زمین کے محفوظ کناروں

تک آرام سے پہنچ جاتے ہیں. اللہ فرماتا ہے کہ یہ جانتے ہوئے بھی خدا ایسا کرتا ہے کہ جب انہیں امن نصیب ہوگا تو پھر وہ مجھے بھلا دیں گے پھر اُسی طرح فرضی خداؤں کو بُلانے لگ جائیں گے جسطرح پہلے بلایا کرتے تھے تو یہ طمانیت تو مِل جاتی ہے لیکن وقتی طمانیت ہوتی ہے. قرآن کریم اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ - میں جس ذکر کا ذکر فرما رہا ہے وہ ذکر آکر ٹھہر جانیوالا ذکر ہے جو زندگی کا حصّہ بن جائے. خدا دل میں داخل ہو اور ٹھہر جائے وہاں سکینت اختیار کر لے. وہی ذکر ہے جسکے متعلق خدا فرماتا ہے کہ وہ پھر طمانیت بخشے گا اور ساری زندگی مطمئن ہو جائیگا. وہیں سے اسلام کا آغاز ہوتا ہے جن دلوں میں خدا تعالےٰ اسطرح داخل ہو جائے کہ ذکر خدا کی ذات کیساتھ وابستہ ہو خدا ذکر کے ساتھ ہمیشہ وابستہ ہو اور انسانی وجود کا حصّہ بن جائے. یعنی (خدا تو حصّہ نہیں بن سکتا مگر اُس کی یاد تو انسانی وجود کا حصّہ بن جائے) ایسا شخص امن میں آجاتا ہے اور ایسے شخص کا ماحول بھی پُر امن ہونے لگتا ہے

ایسا شخص جس کے ساتھ اللہ

رہے یہ ممکن نہیں کہ وہ شخص دنیا میں بدامنی پھیلانے والا ہو یہ ممکن

(باقی صفحہ 13 پر)

"سلامؔ کے جواب میں"

:- غلام محی الدین صادق :- کراچی

دیارِ مغرب کے جانے والے، انہیں بصد انکسار کہنا
سلام اُن کا تو کر گیا ہے کچھ اور بھی اشکبار کہنا

اب آ بھی جاؤ کہ زندگی کا نہیں ہے کچھ اعتبار کہنا
تڑپ رہا ہے تمہاری خاطر کوئی دلِ بیقرار کہنا

نہ دعویٔ علم و آگہی ہے نہ ملکۂ شعر و شاعری ہے
فسانۂ غم کہوں تو کیسے، سناؤں کیسے حالِ زار کہنا

بجا ہے تلقین صبر لیکن، مچل اُٹھے دِل تو کیا کریں ہم !!!
کہ دل تو آخر کو دل ہے، دل پر ہمیں کہاں اختیار کہنا

بچھڑنے کو یوں تو مجھ سے میرے جگر کے ٹکڑے بچھڑ گئے ہیں
مگر تمہاری جدائی پیارے ہے زیست پہ سخت بار کہنا

تمہارے صبر و ثبات کی تو مثال ملنا نہیں ہے ممکن
مگر تمہارے غلام کا لُٹ چکا ہے صبر و قرار کہنا

لذر زدر نفرتوں کے افعی، نفس نفس بے بسی کا عالم
عجیب رنگ میں گذر رہے ہیں ہمارے لیل و نہار کہنا

چمن میں اب کوئی زندگی ہے، نہ پھولوں میں کوئی دلکشی ہے
بگڑ گیا ہے تمہارے جانے سے سارا رنگِ بہار کہنا

روش روش پر شجر شجر پہ ہیں ڈالے زاغ و زغن نے ڈیرے
چمن کو حسرت سے دیکھتے ہیں، چمن کے کبک و ہزار کہنا

تیرے قیام و سجود مقبول بارگاہِ الٰہی ہو دیں !!
تیری دُعائیں فلک سے لائیں، نوید فصلِ بہار کہنا

یقین ہے ظلمتیں چھٹیں گی، طلوعِ نورِ سحر بھی ہوگا
کریں گے ہم ایسی صبحِ صادق کا صبر سے انتظار کہنا

مرسلہ: وسیم احمد فرانکفرٹ

عالمی نمائش 86ء کتب میں جماعت احمدیہ کا سٹال

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کو ہر سال کیطرح اس سال بھی یہ توفیق عطا ہوئی کہ احمدیت کے پیغام کو عوام میں "کتابوں کی نمائش" (BUCHMESSE) کے ذریعہ سینکڑوں افراد تک پہنچائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام **"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"** کو عملی رنگ میں پیش کر سکے۔ کتابوں کی نمائش میں مختلف ممالک اپنے ہاں شائع شدہ اپنے اپنے بک سٹال پر زائرین کیلئے پیش کرتے ہیں۔

فرانکفورٹ میں منعقد ہونیوالی یہ نمائش یکم اکتوبر سے 6 اکتوبر تک روزانہ صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک زائرین کے لئے FRANKFURT MESSE میں جاری رہی۔ اسلام اور احمدیت کا پیغام اس نمائش میں آنیوالوں تک پہنچانے کیلئے جماعت کے بک سٹال کو قرآن پاک کے مختلف تراجم، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور کئی مختلف جماعتی لٹریچر سے آراستہ کیا۔ اس کے علاوہ خانہ کعبہ کی ایک خوبصورت تصویر۔ اسلامی پینٹنگز (مصوری) اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصاویر بھی لگائی گئیں۔ سٹال کے باہر بھی ایک سٹینڈ پر فری جماعتی لٹریچر رکھا گیا۔ اس عالمی نمائش کا افتتاح یکم اکتوبر کی صبح کو ہوا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے بک سٹال کے اندر آ کر کتابوں کا مشاہدہ کیا اور لٹریچر حاصل کیا۔ کئی ایک افراد نے استفسار کے طور پر سوالات بھی پوچھے جنکے تسلی بخش جوابات سٹال پر موجود جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے دیئے۔ زائرین کے زیادہ تر سوال عورت کا اسلام میں مقام۔ اسلام کی موجودہ حالت۔ مسلمان ممالک کا موجودہ کردار۔ مسیح کی آمد ثانی۔ مسیح کی صلیبی موت سے رہائی۔ مسیح علیہ السلام کی کشمیر میں قبر۔ کے بارے میں تھے۔ زبانی جوابات کے علاوہ دلچسپی رکھنے والوں کو مناسب لٹریچر بھی دیا گیا۔

اس نمائش سے اسلام کا تعارف اور پیغام کئی صد افراد تک پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤثر رنگ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ جماعتی بک سٹال کیلئے کئی احباب جماعت نے نہایت مخلصانہ تعاون کیا۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(شعبہ تصنیف و اشاعت مغربی جرمنی)

Monthly „REVIEW OF RELIGIONS" & OUR DUTY

All our english-speaking members of the german Jamaat are hereby instructed by Hazrat Khalifatul Masih IV. to enlist themselves as subscribers of the publication "The Review of Religions". It was the great wish of its founder, our beloved Promised Messiah, a.s., that this publication would last forever. So please deliver your relevant wishes as soon as possible to our Amir Sb., Nasir-Bagh, Frankfurter Straße 136, 6080 Groß-Gerau. Then you will get more and detailed informations.

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی اکتوبر ۱۹۸۶ء

ذیل میں جرمن اخبارات کے چند تراشے اور ان کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے جو حضور اقدس کے حالیہ دورہ مغربی جرمنی کے موقع پر شائع ہوئے۔ (مدیر)

Frankfurter
Neue Presse
Tages Anzeiger

فرانکفورٹ کی مشہور ترین اخبار مورخہ 27 اکتوبر میں شائع ہونے والی خبر

حضرت خلیفہ رابع رواداری اور ایک دوسرے سے محبت کی تلقین فرماتے ہیں۔

Khalif Hazrat der Vierte predigt von Toleranz und Nächstenliebe

Von Heike Lattka

Westeuropäer kennen Khalifen meist nur aus den Geschichten von Tausendundeiner Nacht. Gestern prägte ein „waschechter Khalif", nämlich der vierte des verheißenen Messias, ein ganz neues Image dieses orientalischen Edelmannes. „Nicht die äußerliche, sondern die innere, geistige Welt ist für das Oberhaupt der Ahmadiyya-Muslim-Bewegung von Bedeutung." Mit Toleranz und Friedfertigkeit begegnet diese Sekte der Verfolgung fanatischer Mullas in Pakistan.

Geladene Gästen, Islam-Gläubige und Ungläubige, empfing Hazrat Mirza Tahir Ahmad in der Nuur-Moschee in der Babenhäuser Landstraße. Der Khalif wollte das unrichtige Bild, welches viele Westler vom Islam haben, zurechtrücken. „Khomeini, arabische Flugzeugentführungen und schießwütige Palästinenser sind nicht gleich Islam", grenzte sich der Khalif ab. Religion sei die Botschaft Gottes, und deshalb gebe es keine fundamentellen Unterschiede. Die Anhänger selbst hätten die Religion mißverstanden und mit der Zeit verändert, erklärte der Führer der Ahmadiyya-Bewegung. Der Khalif bedauerte, daß der Islam sich in 73 Sekten aufgespalten habe, und faßte sein Islam-Verständnis zusammen: „Wir glauben, daß Allah immer noch durch jeden Menschen sprechen kann und daß der Reformer Endzeit schon unter uns weilt." Außerdem würde ein Prophet nur geistig, aber nie in gleicher Gestalt wiederkehren. Das Sympathischste an der Botschaft: Der vierte Khalif ist ein Friedensfürst. „Mit Waffen in der Hand kann man die Herzen nicht erreichen. Es gibt keinen heiligen Krieg", betonte der Führer von mehr als zehn Millionen Anhängern.

Khalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad
Foto: Gerd Scheffler

مغرب کے لوگ خلفاء کو الف لیلے کی کہانیوں سے پہچانتے ہیں۔ گذشتہ روز ایک "سچے خلیفہ" کے ذریعہ اس مشرقی ہیرو کا ایک نیا تصور ابھرا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ کیلئے ظاہری نہیں بلکہ باطنی روحانی دنیا اہمیت رکھتی ہے۔ صبر و تحمل اور برداشت کیساتھ یہ فرقہ پاکستان میں مذہبی جنونی ملاؤں کا مقابلہ کر رہا ہے۔

مسلمان اور غیر مسلم مدعوئین کا استقبال حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے نور مسجد میں کیا۔ خلیفہ (صاحب) اسلام کی اس غلط تصویر کی تصحیح کرنا چاہتے ہیں جو اکثر مغربی افراد کے ذہن میں ہے۔ خمینی جہازوں کا اغواء اور نشانہ بازی کے شوقین فلسطینی اسلام نہیں ہے۔ آپ نے وضاحتاً فرمایا ہر مذہب اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے اس لئے بنیادی طور ان میں کوئی فرق نہیں۔ احمدیہ

فرقہ کے سربراہ نے کہا کہ پیروکاروں نے مذہب کو غلط سمجھا اور وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے چلے گئے۔

خلیفہ (صاحب) نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسلام 73 فرقوں میں بٹ چکا ہے اور اسلام کی تعریف یوں فرمائی۔

"ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ اپنے بندوں کے ذریعہ بھی بول سکتا ہے اور آخری زمانے کا مصلح ظاہر ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں ایک نبی روحانی

طور پر (نہ کہ جسمانی وجود میں) دوبارہ دنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے پیغام میں سب سے زیادہ متاثر کرنیوالی بات یہ ہے کہ آپ **امن کے شہزادے ہیں**۔ دس ملین سے زیادہ پیروکاروں کے پیشوا نے کہا۔

"ہتھیار ہاتھ میں لیکر بنی نوع انسان کے دل فتح نہیں کیے جاسکتے اس طرح کے جہادِ مقدس کا کوئی وجود نہیں۔"

HEIMAT-ZEITUNG GROSS-GERAU , 8.11.1986

Moslem-Treffen im „Nasir Bagh“

Versammlung der Ahmadiyya-Jugendlichen aus Europa

(hz). Das jährliche Treffen der Jugendlichen aller in Europa befindlichen Zentren der Ahmadiyya-Bewegung des Islam fand in Groß-Gerau statt. Das spirituelle Oberhaupt der Gemeinde, der vierte Kalif Hazrat Mirza Tahir Ahmad, war von seinem Sitz in London nach Groß-Gerau gereist, um an die Teilnehmer des Treffens religiose Ansprachen zu richten. Dies geht aus einer Mitteilung der Ahmadiyya hervor.

Weiter heiße es in dem Bericht: „Der Zweck dieser jährlichen Treffen besteht darin, die Jugendlichen spirituell und moralisch mit neuem Lebensgeist zu versehen. Sportliche und geistige Wettbewerbe standen auf dem Programm.

Der Kalif appellierte an die Mitglieder der Gemeinde, sich einen guten Charakter zu erwerben und überall auf der Welt als Vorbild zu arbeiten. Er riet ihnen, die Herzen der deutschen Nation mit Liebe und Frieden zu gewinnen. Das deutsche Volk habe einen großen Hang dazu, die Wahrheit zu akzeptieren, fügte er hinzu. Ihm sollte deswegen die wahre Botschaft des Islam mit großer Liebe und Zuneigung übermittelt werden.“

Es war das erste Mal, daß dieses religiöse Treffen der Jugendlichen aus ganz Europa in Deutschland abgehalten wurde. Die Veranstalter zählten mehr als 1800 Teilnehmer. Die Versammlungen wurden auf dem ehemaligen „Wunderland“-Gelände durchgeführt, das die Ahmadiyya-Bewegung erworben hat und in Nasir Bagh (Garten der Hilfe) umbenannte. Die Treffen auf dem außerhalb der Stadt an der B 44 gelegenen Gelände bleiben in der Kreisstadt weitgehend unbemerkt.

In der Bundesrepublik gibt es gegenwärtig vier Moscheen der reformerischen Ahmadiyya-Bewegung. Das Hauptzentrum der Gemeinde befindet sich in Pakistan und wird von der Regierung dort hart bekämpft und verfolgt, wie die Ahmadiyya-Bewegung schreibt. Hunderte ihrer Mitglieder säßen derzeit in pakistanischen Gefängnissen ein, weil sie sich öffentlich zu ihrer islamischen Glaubensbewegung bekannt hätten. Aus diesen Gründen hätten viele Ahmadis in der Bundesrepublik Deutschland Asyl gesucht.

ناصر باغ میں مسلمانوں کا اجتماع
یورپ کے احمدی نوجوانوں کا اکٹھ

۲۔ (گردس گیراؤ اخبار کی سُرخی)

جماعت احمدیہ کیطرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یورپ کے تمام احمدیہ مراکز کے نوجوانوں کا سالانہ اجتماع گردس گیراؤ میں منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا، خلیفۃ چہارم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اپنے قصرِ خلافت (لندن) سے گردس گیراؤ تشریف لائے اور اجتماع کے شرکاء سے خطاب فرمایا

رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ اس سالانہ اجتماع کا مقصد نوجوانوں کو روحانی اور اخلاقی طور پر ایک نئی زندگی دینا ہے۔ اس لئے علمی اور ورزشی مقابلہ جات پروگرام کا حصّہ تھے۔

خلیفۂ وقت نے جماعت کے اراکین کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنے اچھے کردار کی تعمیر کریں اور ہر جگہ ایک مثالی نمونہ بن کر کام کریں۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ جرمنوں کے دل محبت اور امن کے ساتھ جیتے جائیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جرمن قوم کے اندر سچائی کو قبول کرنے کی عظیم صلاحیت پائی جاتی ہے اس لیے انہیں اسلام کا سچا پیغام زیادہ توجہ اور محبت کیساتھ پہنچایا جائے۔

یورپی سطح کا ایسا نوجوانوں کا مذہبی اجتماع پہلی دفعہ جرمن میں منعقد ہوا۔ 1800 سے زیادہ حاضرین گنے گئے۔ یہ اجتماع WUNDERLAND میں منعقد ہوا۔ جسے جماعت احمدیہ نے خرید کر ناصر باغ میں (تائیدِ ایزدی کا باغ) کا نام دیا ہے۔

شاہراہ B44 پر شہر کے باہر اس جگہ منعقد ہونیوالے اجتماعات کا علم اکثر شہر کے لوگوں کو نہیں ہوتا اسوقت جرمنی میں اس جماعت کی 4 مساجد ہیں جماعت کا عالمی مرکز پاکستان میں ہے اور وہاں کی موجودہ حکومت کیطرف سے جماعت کی شدید مخالفت اور ظلم و ستم جاری ہے سینکڑوں احمدی پاکستانی جیلوں میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے علی الاعلان کلمۂ طیبہ کا اظہار کیا انہی وجوہات کی بناء پر کئی احمدی جرمنی میں سیاسی پناہ حاصل کیئے ہوئے ہیں۔

ترجمہ از
عبدالرحید احمد

"اخبار احمدیہ" آپکا اپنا اخبار ہے اسکو بہتر اور معیاری بنانے کیلئے قلمی تعاون فرمائیں

In Neufahrner Wohnhaus:

Neue „Missionsstation" für Reformbewegung des Islam

Gemeindezentrum „Almahdi" der Ahmadiyya Muslim für alle offen

NEUFAHRN – Von außen wirkt das Gebaude ziemlich unscheinbar: ein gewöhnliches Zweifamilienhaus im Norden Neufahrns. Nur ein Schild am Gartenzaun deutet an, was sich im Inneren befindet: eine Moschee – zwei Beträume und ein Büro –, das Gemeindezentrum „Almahdi" der Ahmadiyya-Muslim-Bewegung, einer Reformbewegung des Islam. Diese Moschee, übrigens die einzige dieser Glaubensgemeinschaft in Süddeutschland, wurde erst feierlich eroffnet. Welche Bedeutung sie hat, ist auch daran zu ersehen, daß der Kalif und das Oberhaupt Imam, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, eigens aus London angereist war.

Drei „Missionsstationen" habe die Bewegung in der Bundesrepublik bisher gehabt, erzählte der Leiter der Moschee, Imam Abdul Basit Tariq. Nach Hamburg, Köln und Frankfurt habe man nun auch in Süddeutschland nach einem günstigen Platz gesucht, der Ort sei dabei allerdings „nicht so wichtig", denn „das wichtigste ist, die Botschaft des Islam, den Frieden und die Liebe, zu verbreiten". Vorübergehend mietete die Bewegung schließlich ein Haus in Garching, ehe sie die Gelegenheit zu einem Kauf in Neufahrn erhielt, aber auch diese Bleibe sei nur vorübergehend, wie Abdul Basit Tariq betonte. „Wir suchen ein großes Grundstück in Süddeutschland, um eine richtige Moschee aufzubauen."

Doch bis es einmal soweit ist, werden die etwa 200 bis 300 in Bayern lebenden Gläubigen – weltweit sollen es zehn bis zwölf Millionen sein – nach Neufahrn kommen, wo die verschiedenen Veranstaltungen stattfinden: zum einen die „Ausbildungsveranstaltungen", bei denen Männer, Frauen und Kinder beten, den Koran lernen und Wissen über ihre Religion vergrößern, zum an[de]ren die verschiedenen Gedenkfeiern, wie e[twa] am „Tag des heiligen Propheten". Alles in a[llem] seien es fünf bis sechs große Veranstaltungen [im] Jahr, die aber nur ein paar Stunden dauern w[ür]den, erklärte der Leiter. Hinzu kamen klein[e] Veranstaltungen. Und schließlich will die Be[we]gung auch auf Deutsche zugehen und sie ü[ber] den Glauben informieren. „Man kann aber a[uch] so zu uns kommen", betonte Abdul Basit Ta[riq]. „Man kann hier beten, diskutieren, meditie[ren,] essen und auch schlafen. Das Zentrum ist für [alle] Menschen offen, an jedem Tag 24 Stunden lan[g."]

Dies alles erzählte der Imam in fließen[de]m Deutsch, denn nach dem Abitur in seiner Hei[mat] Pakistan hat er nicht nur Theologie studiert, s[on]dern dreieinhalb Jahre lang auch die deuts[che] Sprache, ehe er nach Frankfurt, nach London [und] schließlich nach Neufahrn ging. An der Mass[en]hausener Straße lebt er mit seiner Frau und [den] beiden kleinen Kindern im ersten Stock [des] Wohnhauses. „Die Leute sind sehr nett", bet[onte] Abdul Basit Tariq. Nur einer habe ihm die Tür [vor] der Nase zugeschlagen, als er alle Nachbarn [zur] Eröffnung eingeladen habe. 27 Deutsche [seien] schließlich gekommen, etwa 20 weitere G[äste] waren aus London angereist, wo auch der K[alif] lebt, nachdem die Angehörigen dieser Glaube[ns]gemeinschaft in ihrer Heimat Pakistan verf[olgt] werden.

Der von Gott ausgewählte Kalif trage als Im[am] eine große Verantwortung, wie Tariq erklärte: [Er] führe die Mitglieder durch die Ausbildung [zur] richtigen Linie", zu Gott, er kümmere sich um Probleme und Schwierigkeiten der Gläubi[gen] und bete für sie. Gleiche Aufgaben habe auch [er] selbst, „nur in geringerem Maßstab".

Gegründet wurde die Gemeinschaft, die [an] einen lebendigen Gott glaubt, der durch Off[en]barungen und Visionen den Gläubigen antwor[tet,] in Indien von Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (18[35] bis 1908). Der Glaube der Reformbewegung w[ird] von seinen Anhängern als „reiner ursprüngliche[r] Islam" bezeichnet, der durch Liebe auf Er[den] einen dauerhaften Frieden schaffen könne. A[lle] anderen Formen des Islam, so Abdul Basit Ta[riq,] seien „Mißdeutungen und falsche Interpreta[tio]nen". Khomeini etwa sei der „größte Feind des [Is]lam", der den Glauben als Deckmantel benutze.

„Zur Zeit werden wir noch ausgelacht", m[eint] der Imam, „aber das ist immer so gewesen [bei] Propheten." Wichtig ist ihm auch eine richt[ige] Darstellung der Position der Frau im Islam. „[Der] Islam hat eine logische und vollendete Lehre, [die] dem weiblichen Wesen entspricht", betonte [der] Imam. Dies will er schon bald in einer Veran[stal]tung mit Deutschen näher erläutern.

نوئے فاہرن کے ایک رہائشی گھر میں

اسلامی اصلاحی تحریک کا مشن۔

۳۔ اخبار کی سرخی

جماعت احمدیہ کے کمیونٹی سنٹر "المہدی" کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں۔

(بائرن کے سب سے مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار "SÜD DEUTSCHE ZEITUNG" میں مؤرخہ 4 نومبر 1986ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر اور انٹرویو شائع ہوا۔)

باہر سے یہ عمارت قابل توجہ نہیں ہے۔ ایک معمولی دو منزلہ مکان جو نوئے فاہرن کے جنوب میں واقع ہے۔ صرف ایک بورڈ ہے جو باغ کی باڑ کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ ہمیں بتاتا ہے کہ مکان کے اندر کیا چیز ہے ایک مسجد، دو بیڈ روم اور ایک دفتر مسجد کا نام المہدی ہے جو جماعت احمدیہ کی ملکیت ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک اصلاحی تحریک ہے جس نے جرمنی کے جنوب میں اس مسجد کا رسمی افتتاح کا انتظام کیا۔ اس مسجد کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ اس جماعت کے امام اور خلیفہ حضرت امام مرزا طاہر احمد صاحب خود بنفس نفیس لندن سے اسکے افتتاح کیلئے تشریف لائے

مغربی جرمنی میں پہلے ہی ہمبرگ، فرانکفرٹ اور کولون میں مشن قائم ہیں اب جرمنی کے جنوب میں بھی جماعت نے ایک موزوں جگہ ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے اولاً ایک مکان گارچنگ میں کرایہ پر لیا گیا بعد ازاں نوئے فاہرن میں ایک مکان خرید لیا گیا۔ جگہ جماعت کیلئے اتنی اہمیت نہیں رکھتی اصل کام یہ ہے کہ اسلام کا پیغام جو محبت اور امن کا پیغام ہے اسے لوگوں میں پھیلایا جائے۔ یہ مکان بھی عارضی ہے جماعت احمدیہ ایک وسیع زمین کا ٹکڑا خرید کر باقاعدہ ایک مسجد تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ بائرن کے رہنے والے دو یا تین صد کے قریب احمدی اس مسجد میں ہونیوالی تقریبات میں شرکت کے لئے آتے ہیں ساری دنیا میں (باقی صفحہ ۸ پر) احمدیوں کی تعداد دس ملین ہے۔ مسجد میں ہونیوالی تقریبات کی دو قسمیں ہیں ایک تربیتی نوعیت کی تقریبات ہیں جہاں مرد، عورت اور بچے قرآن، نماز اور دینی (باقی صفحہ ۸ پر)

احباب جماعت جرمنی کی مالی تحریکات میں ادائیگی کی پوزیشن

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کیطرف سے اب تک جو مالی تحریکات احباب جماعت کے سامنے پیش کی گئی ہیں بفضلِ خدا جماعت جرمنی کے احباب نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان تحریکات میں وعدہ جات پیش کر کے شمولیت کرتے رہے ہیں۔

ان مالی تحریکات میں ماہ اکتوبر 86ء تک ادائیگی کی پوزیشن اور جماعت کے کل وعدہ جات شائع کیے جا رہے ہیں۔ ابھی تک کسی مالی تحریک میں سو فیصد وصولی نہیں ہوئی۔ اس لئے ایسے احباب جنہوں نے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی نہیں کی اُن سے درخواست ہے کہ اسطرف توجہ فرمائیں اور جلد اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

نام تحریک	وعدہ جات جرمنی	ادائیگی
یورپین سنٹر	1193,119.43	7,84,784.90
کمپیوٹر پریس	59,246.–	44,146.–
بیوت الحمد	40,261.–	29,072.52
سیدنا بلال فنڈ	20,730.–	17,333.07
توسیع مکان بھارت	1,516.–	1,264.–
تحریک جدید	201,071.15	1,33,106.09
وقف جدید	18,515.50	10,533.30
صد سالہ جوبلی فنڈ	5,88,374.20	4,57,702.13

توسیع بھارت سکیم جسکے تحت قادیان میں مقدس مقامات کی مرمت اور دہلی میں نئے مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کی جائے گی میں جرمنی کے احباب نے ابھی تک وعدہ جات اور اُن کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔

احباب سے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں بھی پورا پورا تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری مالی تحریکات)

جرمنی کی جن جماعتوں کیطرف سے تحریک جدید سالِ رواں کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ اُن کی فہرست بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے دیگر جماعتیں اسطرف توجہ کریں۔

وعدہ جات تحریک جدید ۸۷—۱۹۸۶

فہرست اول

معاونین خصوصی دوم	معاونین خصوصی اول	بزرگان	خواتین	مرد	تعداد وعدہ کنندگان	کل وعدہ جات	جماعت
.1	--	--	.--	13	13	1845	Bad Neustadt
–	–	–	–	2	2	140	Holzminden
–	–	–	2	4	6	450	Eutin
–	1	–	1	1	2	1100	Bremenhaven
6	–	–	–	9	9	3245	Radevormwald
1	–	–	–	9	9	1225	Bad Segeburg
–	1	–	–	11	11	1535	Ham Sieg
–	–	3	1	9	10	1000	Bebra
2	–	15	4	11	15	2400	Münster
–	–	–	2	4	6	390	Bad Salzuflen
–	–	–	–	3	3	500	Bruns Buttel
–	1	2	1	5	6	1352	Wiesbaden
–	–	3	8	6	14	802	Kirch H.Langen
–	–	1	3	13	16	586	Haselund
–	–	–	1	4	5	270	Oberkirchen
1	–	1	7	13	20	1455	Babehausen
3	–	1	–	28	28	4296	Rodelheim
–	–	–	5	6	11	350	Wetter
2	–	–	3	4	7	1116	Oldenburg
2	–	–	1	7	8	1200	Daun
–	–	–	1	2	3	250	Neu Münster
2	1	3	3	13	16	2881	Stuttgart
–	–	1	4	–	5	137.60	Breitenburg
–	–	–	1	6	7	500	Hof
–	–	–	1	1	2	300	Freudenstadt
–	–	–	3	3	6	112	Regensburg
–	–	10	10	19	29	1729	Ratingen
–	–	–	–	7	7	155	Herleshausen
–	1	–	11	25	36	2657	Groß Gerau
–	–	–	2	8	10	820	Soest
2	–	–	2	10	12	1840	Peine
–	–	–	14	21	35	1023	Seli gen Stadt
–	–	–	2	7	9	670	Lübeck
–	–	–	2	2	4	337	Schwelm
1	–	1	3	3	6	820	Auerbach
–	–	–	2	1	3	400	Konstanz
–	–	–	1	4	5	660	Itzehoe
1	–	–	–	2	2	535	Frontenhausen
–	–	–	–	9	9	1180	Nordholz
–	–	–	2	4	6	180	Nordhorn
1	–	–	–	6	6	975	Schöneck
–	–	–	–	5	5	228	Whlen
1	2	–	3	18	21	3526	Koblenz
1	1	–	3	4	7	1473	Heilbronn
–	–	3	3	6	9	883	Frankenthal
–	–	–	–	1	1	100	Individuals
3	–	1	4	15	19	3100	Stade

(سیکرٹری تحریک جدید)

بگڑے ہوئے خیالات کے لوگ اپنی گمراہی کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کسی کو زبردستی گمراہ نہیں کرتا

درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۸ جون ۱۹۸۶ء بروز اتوار بمقام مسجد فضل لندن
(مرتبہ: مکرمہ ثریا غازی صاحبہ)

(نوٹ: حضور کے انگریزی درس کا اردو ترجمہ ادارہ "النصر" اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - ایڈیٹر)

سورۃ الفاتحہ کی آیت غیر المغضوب علیھم و لا الضالین کی تفسیر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:

اس درس میں الضالین کا گروہ جو سورۃ فاتحہ کے آخری حصّہ میں بیان کیا گیا ہے کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔

فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی نہ کسی طرح سیدھے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔ یہاں میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم کے طرز بیان سے بعض اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے گمراہی کی طرف لے جاتا ہے اور جسکو چاہے ہدایت نصیب کرے۔

اللہ تعالیٰ کسی کی گمراہی کا ذمہ دار نہیں

فرمایا۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہی کی طرف لے جانیکا ذمہ دار ہے بلکہ اسکا مطلب صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گمراہ ہونیکا اعلان کرتا ہے اور ان کی گمراہی کا فیصلہ کر دیتا ہے اور یہ کہ اب انکی ہدایت پانیکا کوئی امکان نہیں۔

سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۸۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ط و یذرھم فی طغیانھم یعمھون۔

یعنی جسکو اللہ گمراہ قرار دے اسکو ہدایت دینے والا کوئی نہیں اور وہ ان کو اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔

سورۃ ابراہیم آیت ۲۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یثبت اللہ الذین آمنوا .... و یفعل اللہ ما یشاء۔

یعنی جو لوگ ایمان لائے ہیں انہیں اللہ اس قائم رہنے والی اور پاک بات کے ذریعے اس ورلی زندگی میں بھی ثبات بخشتا ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی بخشے گا اور ظالموں کو اللہ ہلاک کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اسی طرح سورۃ توبہ میں بھی اللہ تعالیٰ اس مضمون کو بیان فرماتا ہے کہ اللہ کسی کو گمراہی کی طرف نہیں لے جاتا۔ یہ اسکی شان کے خلاف ہے کہ وہ لوگوں کو بار بار متنبہ کئے بغیر گمراہ قرار دے دے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت کے ساتھ سیدھے اور غلط راستے کی نشاندہی کر دی ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی غلط راستے کی طرف جانیکا فیصلہ کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ دخل نہیں دیتا۔ لیکن گمراہی کی طرف وہی شخص جاتا ہے جو ہدایت نہ پانا چاہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۷ میں فرماتا ہے:

یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً و ما یضل بہ الا الفسقین۔

بہت سے لوگوں کو اللہ گمراہ قرار دیتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت یافتہ اور وہ کسی کو گمراہ قرار نہیں دیتا سوائے فاسقوں کے۔

فرمایا۔ اس آیت میں اگرچہ گمراہی اور ہدایت براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی گمراہ ہونے والے گروہ کی تشریح بھی کر دی گئی ہے کہ صرف فاسقین کو ہی اللہ تعالیٰ گمراہی کی طرف لے جائیگا۔ خود ان کے برے کام انہیں گمراہی کی طرف لیجانے والے ہوتے ہیں۔ اس اصول کا اطلاق برائی اور اچھائی دونوں راستوں پر ہوتا ہے۔ برے کاموں کے نتیجہ میں لوگ مزید برائی کی طرف جاتے ہیں اور برائی کی سمت میں بڑھتے ہوئے قدم پھر پیچھے نہیں ہٹتے اور یہی حال اچھائی کا ہوتا ہے۔

فرمایا۔ سورۃ الروم کی آیت نمبر ۳۰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بل اتبع الذین ظلموا اھواء ھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ

یہ ظالم لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ اور جسکو اللہ گمراہ قرار دے اسکی رہنمائی سیدھے راستے کی طرف کس طرح کی جا سکتی ہے۔

پھر سورۃ نحل کی آیت نمبر ۳۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ و اجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ و منھم من حقت علیہ الضللۃ ...... الخ

اور آیت نمبر ۳۸ میں فرمایا:

ان تحرص علی ھدھم فان اللہ لا یھدی من یضل ...... الخ

کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھجوائے تا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور سرکش لوگوں سے الگ رہیں اور ان میں سے جو نیک لوگ تھے انہیں اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض ہلاک ہونیکے قابل تھے لہٰذا ان پر ہلاکت واجب ہو گئی۔

فرمایا۔ مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں یہ مضمون نہایت اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ جو لوگ گندی فطرت کے مالک ہوتے ہیں ان کے بگڑے ہوئے خیالات انکو گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہدایت پانے کے قابل نہیں ہوتے کیونکہ وہ ہر بات کو غلط رنگ دیتے ہیں۔ ان کے دل تقویٰ سے خالی ہوتے ہیں۔ وہ الضالین کے گروہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ان میں سے جو زیادہ سخت نیت کی گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو ضلال بعید کا نام دیا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اسکی چند ایک مثالیں میں بیان کرونگا۔

ضلال بعید سے کیا مراد ہے؟

(۱) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورۃ ابراہیم آیت ۴)

الذین یستحبون الحیاۃ الدنیا علی الآخرۃ ...... اولئک فی ضلال بعید

کہ وہ لوگ جو اس دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں رکاوٹیں

ڈالتے ہیں اور اس کو بگاڑتے ہیں، وہ لوگ سخت گمراہی میں مبتلا ہیں۔

فرمایا۔ اس آیت میں ان لوگوں کے درمیان فرق بیان کیا گیا ہے جو ذاتی اور معاشرے کے خلاف گناہ کرتے ہیں۔ بعض ایسے گناہ ہوتے ہیں جن کا تعلق صرف کرنے والے سے ہوتا ہے۔ گو وہ بھی گمراہی کے زمرے میں آتے ہیں لیکن ان کی مذمت اس شدت سے نہیں کی گئی جتنی ان گناہوں کے بارے میں کی گئی ہے جن میں دوسروں کو گمراہ کرنے کی گنجائش موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ لوگ برائی کو اپنے تک محدود رکھیں اور دوسرے اس سے متاثر نہ ہوں تو ان کی ضلالت کم درجہ کی ہے لیکن ضلال بعید میں انسان نہ صرف گمراہ ہوتا ہے بلکہ جانتے بوجھتے دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

ضلال بعید کی اقسام

فرمایا۔ اب میں ضلال بعید کی چند اقسام بیان کروں گا۔

(۱) لوگوں کو سچائی سے روکنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نہ صرف خود رد کرنا بلکہ دوسروں کو بھی روکنے کی کوشش کرنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دیدہ دانستہ بدلنے کی کوشش کرنا۔

فرمایا۔ اوپر والے دونوں گروہوں کا مقصد لوگوں کو سچائی سے روکنا ہوتا ہے۔

(۳) بنیادی ارکان ایمان کو رد کر دینے والے کیلئے بھی ضلال بعید کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ... وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا (النساء: 136)

یعنی وہ لوگ جو اللہ کا انکار کریں اور اُسکی کتابوں، اُسکے فرشتوں، اُسکے رسولوں اور یوم آخرت کا انکار کرتے ہیں وہ یقیناً شدید گمراہی میں مبتلا ہیں۔

فرمایا۔ قرآن کریم نے ہر پہلو پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور باریک سے باریک پہلو بھی بیان کر دیا ہے کہ غلطی کا امکان نہ رہے اور تمام وہ طریقے بیان کر دیئے ہیں جنکے ذریعے انسان گمراہی سے بچ سکتا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہم اس رجحان سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو گمراہ قرار دیتا ہے ان کے دل و دماغ کو بند کر دیتا ہے اور ہدایت پانے والے لوگوں کے دل سچائی کیلئے کھول دیتا ہے۔ فرمایا۔ روزانہ کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم اسلام کو قبول کر رہے ہیں یا رد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ نشانیاں بتائی ہیں جن کے ذریعے ہم اس حقیقت کو جان سکتے ہیں۔

آخری تین سورتوں کی مختصر تفسیر

آخری تین سورتوں کی تفسیر میں حضور نے فرمایا: قرآن کریم کا آخری حصہ جو تینوں "قل" پر مشتمل ہے، کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے براہِ راست ہدایت پاکر بیان کیا ہے کہ ان سورتوں میں "الضالین" کی تشریح کی گئی ہے اور یہ بھی کہ ان کا تعلق آنحضرت ﷺ سے بہت بعد میں آنیوالوں سے ہے۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ الضالین کون ہیں اور کسطرح وہ بعد میں آنے والے زمانہ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرینگے اور کسطرح برائی کو پہچانا جا سکے گا اور کسطرح اس سے نجات حاصل کی جا سکے گی۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق "الضالین" سے مراد عیسائی ہیں اور تمام مفسرین اس سے متفق ہیں۔ اسی طرح مغضوب علیھم سے مراد یہود لئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

فرمایا۔ جب میں نے اسکی روشنی میں مزید غور کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی بعض اہم نکات کی طرف کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق سورۃ اخلاص میں عیسائیت کی بنیادی تعلیم کی نفی کی گئی ہے۔ سورۃ فلق میں اسکی فتوحات کا ذکر ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ عیسائیوں کے مادی ذرائع تمام دنیا پر اندھیرے سائے پھیلا دیں گے۔ ان کی وجہ سے ایک بہت بڑی دریافت ہوگی جو کہ تمام دنیا کیلئے تباہی کا موجب ہوگی۔ پھر آخری سورۃ الناس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تشریح کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی اس طرف فرمائی کہ عیسائیت سے کئی قسم کے نظاموں (ISMS) نے جنم لیا ہے جو کہ عیسائیت کے بگڑنے سے معرض وجود میں آئے ہیں اور ان سے برائیوں کی ایک دنیا پیدا ہو گئی ہے جنکی ملک الناس اور الٰہ الناس میں بحث کی گئی ہے۔

اس مختصر سی تفسیر کے بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت اور پر معارف درس کو ختم کرتے ہوئے درس رمضان کے اختتام کی پر سوز اور رقت آمیز اجتماعی دعا کروائی۔

(نوٹ) ایک اندازہ کے مطابق اس موقع پر حاضرین کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی۔ جو سب کے سب بعد ازاں افطاری اور کھانے میں بھی شامل ہوئے۔

بشکریہ ہفت روزہ "النصر"

اقوال زرّیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

- مہمان خدا کی طرف سے تحفہ ہے جو اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اور جب وہ رخصت ہوتا ہے تو خدا گھر والوں کی بخشش کے سامان کرتا ہے
- جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔
- حسن سلوک ایک زبردست ہتھیار ہے جس سے ایک ضدی انسان اور جانی دشمن کو بھی قابو میں کیا جا سکتا ہے۔
- نوافل کی ادائیگی قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔
- تم میں سے وہ شخص حقیقی مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارت سے محفوظ نہیں۔

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب کاہلوں احباب جماعت سے اپنی بچی منیبہ کاہلوں جو عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے کی صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

برطانوی ٹیلیویژن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

مرتبہ: مکرم عبدالحمید غازی صاحب

سوموار 28 اپریل 1986ء کو برطانوی ٹیلیویژن کے چینل نمبر 4 ITN نے سات بجے شام کی خبروں میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں آؤٹ منٹ کا ایک خصوصی پروگرام پیش کیا جس کا اُردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

پروگرام کے آغاز میں خبریں پیش کرنے والے (اناؤنسر) نے کہا:

مسٹر جیفری ہاؤ (برطانوی وزیر خارجہ) نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے دوران جماعت احمدیہ کے 4 افراد کے بارہ میں جنہیں حکومت پاکستان کی طرف سے سزائے موت سنائی گئی ہے، سوال اٹھایا۔ انہیں اس لئے مجرم ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ عبادت گاہوں میں رونما ہونے والے دو دہشت گردی کے واقعات میں ملوث پائے گئے جن میں چار مسلمان افراد ہلاک ہو گئے۔ اگر صدر ضیاء الحق ان پر رحم نہ کریں اور ایسا لگتا نہیں کیونکہ وہ ان کو پھانسی دینے کے بارے میں سزاؤں کی توثیق کر چکے ہیں تو ان کو پھانسی دے دی جائیگی۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہیں لیکن حکومت پاکستان نے اس جماعت کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے اور انکے لئے اپنے مذہبی شعائر اور عقائد پر عمل پیرا ہونے کی آزادی پر قدغن لگا دی ہے اور اسے محدود کر دیا ہے۔ احمدیوں کا کہنا ہے کہ انہیں ان کے مذہبی شعائر کو جبر سے ترک [illegible] جلا وطن میں۔ پاکستان سے گراہم واکر کی رپورٹ یہ ہے:

(دھند اور غبار کے منظر پیش کرتے ہوئے)

پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ ربوہ میں ظہر کی نماز کا یہ منظر ہے دنیا کو لگتا ہوگا میں یہ لوگ نماز کی تیاری کر رہے ہیں جیسے ان گنت مسلمان صدیوں سے کرتے چلے آئے ہیں لیکن اسلامی پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد کو ناقابل قبول قرار دے دیئے گئے ہیں ان کو مرتد شمار کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کا روپ دھارے ہوئے ہیں

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھاتے ہوئے)

اس مسئلے کا آغاز (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) سے ہوتا ہے، جنہوں نے گزشتہ صدی کے آخر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ ان کا نبی ہونے کا دعویٰ عامۃ المسلمین کو پہنچایا کرتا ہے کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسیح کی آمد کی بشارت دی تھی جس نے ابھی آنا ہے لیکن دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ایک کروڑ سے زائد (احمدیہ) جماعت کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے اسلام میں نئی روح اور نئی زندگی پیدا کی ہے، جس سے اسلام خالص اور شفاف ہو گیا ہے لیکن پاکستان میں جو اسلامی نظام کیلئے موجودہ وجود میں آیا، دین کے بنیادی احکام کے تحفظ نے بہت بڑی اہمیت اختیار کر لی ہے۔

40 لاکھ احمدی جو یہاں رہتے بستے ہیں جسٹس (ریٹائرڈ) (افضل چیمہ) اسلامی آئیڈیالوجی کونسل کے سابقہ صدر کے نزدیک کافر ہیں اور یہ کہ انہیں اسلامی دائرے سے لازماً خارج کر دینا چاہئے

(اس موقع پر جسٹس چیمہ کو انٹرویو میں یہ بیان دیتے ہوئے دکھایا گیا)

"اگرچہ یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے جیسا کہ آپ نے کہا نہ صرف میرے لئے بلکہ ایک عام آدمی کیلئے بھی کہ کسی ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اور مسلمان ہونے پر اصرار کرتا ہو، غیر مسلم قرار دیا جائے اور اسے دائرہ اسلام سے خارج شمار کیا جائے یہ بہت ہی تکلیف دہ اور افسوسناک بات ہے (مگر) میں اس یقینی اور محکم نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ (احمدی) دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور اسمیں ذرہ بھر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔"

ربوہ کی بستی میں جس کے قریباً سبھی باشندے احمدی ہیں۔ دو سال قبل انہیں یہ جان کر سخت پریشانی ہوئی کہ صدر ضیاء الحق کی مارشل لاء حکومت ایسا قانون نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی رُو سے ان کے بقول وہ احمدیوں کی غیر اسلامی کارروائیوں کی روک تھام کرینگے چنانچہ ربوہ کے باشندوں اور دوسرے مقامات پر ان کے ہم عقیدہ لوگوں کیلئے [illegible] مسلمان کہلانا [illegible] اسلامی طریق پر اذان نہیں دے سکتے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ احمدی الزام لگاتے ہیں کہ ان کی بعض عمارات کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے اور Paint وغیرہ سے قرآنی آیات کو مٹا دیا گیا ہے

(اس موقع پر ایک ایسی عمارت دکھائی گئی جس سے قرآنی آیات مٹائی ہوئی تھیں اور بعض نازیبا الفاظ لکھے گئے تھے)

گزشتہ ماہ 26 احمدیوں کو اپنے سینہ پر کلمہ طیبہ لکھے ہوئے Badges لگانے کی پاداش میں گرفتار کیا گیا۔ کلمہ طیبہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور اس پر احمدیوں کا ایمان ہے

(اس موقع پر گرفتار ہونیوالے احمدیوں کو دکھایا گیا نیز کلمہ طیبہ کا بیج بھی دکھایا گیا)

جماعت (احمدیہ) کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد (صاحب) نے لندن کے جنوبی نواح میں زبردست حفاظتی پہرے میں گھری ہوئی جگہ میں جلاوطنی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ دو سال قبل احمدیوں کے خلاف شدید تعصب اور ظلم وستم کی بناء پر پاکستان کو چھوڑ کر یہاں چلے آئے۔ (اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو انٹرویو دیتے ہوئے دکھایا گیا اور آپ کے بیان کا درج ذیل حصہ پیش کیا گیا):

"سینکڑوں احمدیوں کو سزائیں دی گئی ہیں۔ انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا، ان پر مقدمات قائم کئے گئے۔ بازاروں اور گلیوں میں گھسیٹا گیا اور محض اس وجہ سے مارا، پیٹا گیا کہ وہ اسلام کے بنیادی عقیدے، کلمہ، کا اعلان کرتے تھے۔ انکا محض یہ قصور تھا کہ وہ خدا اور آنحضرتؐ کی صداقت پر ایمان رکھتے اور (حکومت پاکستان کے نزدیک) یہ ایسا جرم ہے جس کی ضمانت بھی نہیں ہو سکتی"

اس کے بعد ریٹائرڈ جسٹس افضل چیمہ کے انٹرویو میں سے یہ حصہ سنایا گیا:

"مجھے سخت افسوس ہے کہ اگر اکا دکا احمدیوں کو ستائے جانے کے بعض واقعات ہوئے ہیں تو اس کا ہرگز کوئی جواز نہیں اور کوئی بھی معقول شخص ایسے اقدامات کی حمایت نہ کرے گا، ان کی مذمت کرے گا۔ اور مجھے آپ کو یہ بتانے میں کوئی عار نہیں کہ میرے بعض قریب ترین رشتہ دار احمدی ہیں اسلئے میں یقین رکھتا ہوں کہ میرے ذاتی علم میں ایسا کوئی واقعہ نہیں لایا گیا۔"

(بعد ازاں مکرم الیاس منیر صاحب کے والد مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب اور ان کے اہل خانہ اور ان کے وکیل مکرم مجیب الرحمان صاحب کو دکھایا گیا اور رپورٹر نے کہا):

منیر فیملی کو یقین ہے کہ انکے ایک فرد کو، اسکے مذہبی عقائد کی وجہ سے نشانۂ ستم بنایا گیا ہے۔ 32 سالہ الیاس منیر کو اسکی اپنی (جماعت احمدیہ کی) مسجد میں دو آدمیوں کے قتل کے الزام میں سزائے موت دی گئی ہے۔ منیر کے گھر والوں نے اس بارے میں اپنے وکیل سے بات کی۔ منیر کا موقف یہ ہے کہ اس پر سراسر غلط الزام لگایا گیا ہے خاص طور پر اس وجہ سے کہ مسجد کے نگران نے اپنی حفاظت میں گولی چلانا تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ (اس موقع پر مکرم الیاس منیر صاحب اور مکرم رانا نعیم الدین صاحب خادم مسجد، کو حالت قید میں دکھایا گیا)

منیر کے گھر والوں کا کہنا ہے:

"ہم حقیقتاً سخت پریشان ہیں کہ ایسے آدمی کو جو وہاں ہی نہ تھا، کیوں سزا دی گئی کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ انصاف ہوگا" (بیان اسماعیل منیر صاحب)۔

اس کے بعد ایمنسٹی انٹرنیشنل کی نمائندہ خاتون کو درج ذیل بیان دیتے ہوئے دکھایا گیا:

"ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ان سزائے موت یافتہ 14 احمدیوں کے بارہ میں توجہ دلائی ہے جنہیں اب پھانسی کا سامنا ہے۔ خاص طور پر ان شکوک و شبہات کی بنا پر جو منیر مقدمے کے سلسلے میں اختیار کردہ قانونی طور طریقوں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ موت کی سزاؤں کی غیر مشروط مخالفت سے قطع نظر، یہ بات وجہ تشویش ہے کہ ناانصافی کا امکان موجود ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تحقیقاتی اور تفتیشی حکام پر جانبداری کا الزام ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے اور وہ یہ بات ماننے کیلئے تیار ہیں کہ ان قیدیوں کے خلاف مقدمہ چلانے کے بارے میں جو ضابطے اختیار کئے گئے وہ مناسب اور منصفانہ نہ تھے۔"

اس کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ کی عمارت اور طلباء کو دکھاتے ہوئے رپورٹر نے کہا:

"ربوہ میں احمدیوں کا ایک مشنری کالج ہے جہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے تین صد (300) سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ یہ سب نوجوان واقفین زندگی ہیں۔ انہیں اردو اور عربی میں پڑھایا جاتا ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہ نوجوان اپنے عقائد کی تبلیغ میں اپنی زندگی صرف کریں گے۔ دوسرے مسلمانوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کا یہ کام عامۃ المسلمین کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا۔"

(اس موقع پر جامعہ احمدیہ کے ایک انگریز طالبعلم مسٹر طاہر سلبی کو دکھاتے ہوئے کہا):

"طاہر سلبی، جو کہ ویمبلے، لندن سے آئے ہیں، انہیں اپنے جیسے دوسرے طلباء کی طرح اپنے عقائد کے صحیح ہونے کا پورا یقین اور وثوق ہے۔"

"ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کیا منشاء ہے، نہ یہ کہ کسی انسان کا کیا خیال ہے؟ اور میرے خیال میں اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اسلام پرامن رنگ میں عمل ہونا چاہیئے۔" (بیان طاہر سلبی صاحب)

ربوہ کا بازار، دکانیں اور باپردہ خواتین کو دکھاتے ہوئے رپورٹر نے کہا:

"احمدی لوگ ایک کامیاب کمیونٹی ہیں۔ انہوں نے تجارت، تعلیم اور پبلک سروس میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ مقامی تاجر، بانی سلسلۂ احمدیہ کی تصویر کو بڑے فخر سے آویزاں کرتے ہیں۔ یہ جماعت عورتوں کیلئے پردہ کی بہت پابندی کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے یعنی پاکستان میں عام شرح خواندگی کی اوسط سے تین گنا زیادہ۔ ایسے نمایاں امتیازات ترقیات کے باعث وہ عامۃ المسلمین میں زیادہ مقبول نہیں ہو سکتے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ احمدیوں کے مسائل بنیادی طور پر سیاسی ہیں اور صدر ضیاء الحق کی حکومت مذہبی Orthodoxy کی بناء پر مقبولیت حاصل کرنا چاہتی ہے۔"

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ بیان دیتے ہوئے دکھایا گیا:

"ضیاء الحق کی حکومت کی کوئی وجہ جواز نہیں۔ انہیں حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کسی لحاظ سے بھی .... لہٰذا یہ اپنے وجود کیلئے کوئی وجہ تلاش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسلام کے خادم ہونے کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں لیکن چونکہ وہ اسلام کی خدمت کسی مثبت طور پر نہیں دکھا سکے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بھی مذہب کی مثبت انداز میں خدمت کرنا بہت مشکل کام ہے۔ لہٰذا انہوں نے ظلم و ستم کی منفی اقدار کو اپنا کر تنزل و انحطاط کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔"

بعد ازاں رپورٹر نے مزید کہا:

"پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جارحیت کو اس رخ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ مشکل سیاسی اوقات میں اس حربے سے تمام مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف حکام کا ساتھ دینے پر متحد کیا جا سکتا ہے اور جیسا کہ اسلام کے ماننے والوں میں فرقہ پرستی زوروں پر ہے، جماعت احمدیہ ان کیلئے ایک بنا بنایا نشانہ مہیا کرتی ہے۔"

غیر احمدیوں کی مسجد میں نمازیوں کو آتے اور اذان کی آواز سناتے ہوئے کہا:

"مسلمان نماز کی تیاری میں مصروف ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے اراکین خوب جانتے ہیں کہ وہ موجودہ یا کسی مستقبل کی حکومت سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ قانونی طور پر انکی غیر مسلم حیثیت میں کوئی تبدیلی ہو سکے گی۔ اگر پاکستانی سیاستدان اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ملاّں کے اثر و رسوخ کو ماننا اور اس سے سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ احمدی صرف دعا کر سکتے ہیں کہ ان کے دوسرے مسلمان بھائی انکے ساتھ ایک حد تک رواداری برتیں کہ انہیں اپنے مذہبی عقائد کی بناء پر گرفتاری اور قید کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

(بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن)

(بقیہ صفحہ 3 سے آگے) : خطاب

نہیں ہے کہ اُس کا گھر بے سکون رہے وہ لازماً اپنے تعلقات میں ایک ایسی نئی بات خدا والی بات داخل کر لیتا ہے کہ جسطرح بندہ اپنے خدا سے محفوظ ہے خدا کے بندے اُس سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

پس جب میں کہتا ہوں کہ آپ اسلام کا نام لیکر جب دنیا میں اسلام کی فتح کی باتیں کرتے ہیں تو اسکا آغاز اپنے نفس سے کریں تو قرآن کے بیان کے مطابق مَیں آپ کو یہ گُر بھی بتاتا ہوں کہ یہ آغاز کیسے ہو سکتا ہے۔ خدا کی باتوں سے یا بلند نعروں سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی

نعرہ ہائے تکبیر

آپ فلک شگاف بھی لگائیں تب بھی وہ اندرونی طمانیت آپ حاصل نہیں کر سکتے جو خدا سے سچے تعلق کے نتیجے میں خدا کے خود بخود یاد آتے رہنے کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔

پس جب خدا فرماتا ہے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ تو مراد یہ ہے کہ تم خدا کے اس رنگ میں ہوجاؤ کہ خدا سے تمہیں پیار پیدا ہوجائے اللہ کے ذکر میں لطف آنے لگے وہ روزمرّہ کی زندگی میں داخل ہوجائے اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، مصیبت ہو یا امن ہو تمہیں ضرورت ہو یا دین کو تمہاری ضرورت ہو ہر حالت میں خدا یاد رہے اور اُسکے ساتھ ایک دائمی تعلق اور پیار پیدا ہوجائے۔ یہ جب پیدا ہو تو یہ راز چھپا نہیں رہا کرتا۔ یہ ایسی بات نہیں جسے آپ دل میں سمیٹ کے دنیا کی نظر سے بچا کر رکھ سکیں پھر تو اسکی خوشبو اُٹھتی ہی اُٹھتی ہے پھر تو اسکے رنگ ضرور دکھائی دینے لگتے ہیں

جس طرح مٹی میں بعض دفعہ

ایک مالی جادو جگاتا ہے اور مٹی کے بدرنگ سے حُسین خوبصورت پھول اُگا لیتا ہے اور پھولوں کا رنگ بھی بکھرتا ہے فضائیں اور اُن کی خوشبو بھی بکھرتی ہے اور سارے دیکھنے والوں کیلئے طمانیت بخش ہوتا ہے وہ نظارہ،

اسی طرح اللہ کی محبت کا بیج جب دِل

میں بویا جائے تو اس بیج سے اس سے زیادہ خوشنما، اس سے بہت زیادہ حسین رنگوں والا، اس سے بہت زیادہ دلکش خوشبوؤں والا ایک مرغزار اُٹھ جاتا ہے اور انسانی دِل کو وہ گلزار بنا دیتا ہے یہ وہ ذکرِ الٰہی ہے جو سکینت بخشنے والا ہے اور اسلام کے سفر کا آغاز یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

اگر دلوں میں یہ ذکر پیدا ہوجائے اور یہ طمانیت نصیب ہوجائے تو آپ سارے ماحول کو طمانیت بخشنے والے بن جائیں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اب ہم دعا کرتے ہیں اُسکے بعد آپ کے جلسہ کی کاروائی جاری رہے گی۔

مرتبہ: (قمر احمد عطاء)

ماہ اکتوبر ۱۹۸۶ء کی رپورٹ کارگزاری ارسال کرنے والی جماعتوں کے اسماء شکریہ کیساتھ درج ذیل ہیں بقیہ جماعتوں کے صدران سے باقاعدگی کیساتھ رپورٹ ارسال کرنے کی گذارش ہے۔

(عبدالرحیم احمد جنرل سیکرٹری)

MENDEN LÜDENSCHEID, OSNABRÜCK, NEU-ISENBERG, NORDWESTADT, STUTTGART, OBTEN NORDHOLZ, SELIGENSTADT, HÖCHST, STADE HERLSHAUSEN, SCHWALBACH, GIEßEN, AUG-SBURG, JÜLICH, KOBLENZ, BADNEUSTADT, LORSCH, SOEST, DAUN, IDAR OBERSTEIN, BABENHAUSEN, AUERBACH, DATTELN, MEER-BUSCH, OBERRAMSTADT

اخبارِ احمدیہ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(بقیہ صفحہ 7 سے آگے)

تعلیم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اسکے علاوہ دوسری یادگاری تقریبات ہیں جیسے "یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" سال میں پانچ یا چھ تقریبات منائی جاتی ہیں چھوٹی چھوٹی تقریبات اسکے علاوہ ہیں جماعت کا ایک مقصد جرمنوں کو اسلام حقیقی کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ مسجد کے دروازے ہر انسان کیلئے ۲۴ گھنٹے کھلے ہیں۔ امام عبدالباسط طارق بڑی روانی سے جرمن بول رہے تھے جو انہوں نے پاکستان میں 3½ سال سیکھی ہے اسکے علاوہ انہوں تھیالوجی کا مطالعہ بھی کیا ہے۔

شام کی تقریب میں 30 جرمن آئے تھے امام جماعت احمدیہ کے ساتھ 20 رفقاء لندن سے آئے تھے۔ امام جماعت احمدیہ ان دنوں لندن میں قیام پذیر ہیں کیونکہ پاکستان میں احمدیوں کو اذیتیں دی جا رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے امام خدا کے منتخب کردہ خلیفہ ہیں اور ایک عظیم ذمہ داری کے حامل ہیں آپ تربیت کے ذریعے تمام احمدیوں کی خدا تک پہنچنے کے راستوں کیطرف راہنمائی کرتے ہیں وہ تمام احمدیوں کے دکھوں اور مسائل کا بہت احساس رکھتے ہیں اور انکیلئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام (1835 - 1908) نے ہندوستان میں رکھی یہ جماعت ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتی ہے جو الہامات اور کشوف کے ذریعے اپنے بندوں کی التجاؤں کا جواب دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک اصلاحی تحریک ہے جسکے ملنے والے سچا اور حقیقی اسلام دنیا میں پھیلا رہے ہیں اس جماعت کے ممبر محبت کے ذریعہ دنیا میں پائیدار امن قائم کرنے میں کوشاں ہیں اسلام کے دوسرے بعض فرقے اسلام کو غلط رنگ میں پیش کر رہے ہیں اور خمینی حقیقی اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے جس نے اسلام کو بطور ایک لبادے کے استعمال کیا ہے فی الحال تو دنیا جماعت کے دعووں پر ہنستی ہے لیکن خدا کے فرستادوں کے ساتھ ہمیشہ سے یہی سلوک ہوتا آیا ہے۔ عورت کا اسلام میں صحیح مقام بتانا بھی بہت اہم ہے اسلام کی تعلیمات ایسی عقل عام کو قابل قبول اور کامل ہیں جو نسوانی فطرت کے حد درجہ مناسب حال ہیں۔

ترجمہ: (عبدالباسط طارق صاحب مبلغ میونخ)

صدران متوجہ ہوں۔

جیسا کہ آپ کو اطلاع کی جا چکی ہے کہ مجلس شوریٰ انشاء اللہ 86ء 6، 7، 8 فروری کو بیت النصر کولون میں منعقد ہوگی اس کے لئے آپ اپنی جماعت کے منتخب شدہ ممبران کے اسماء جلد سے جلد بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس شوریٰ)

شعبہ مال

1. گرانٹ کی وصولی کے سلسلے میں اطلاعاً عرض ہے کہ صدرانِ جماعت فوری طور پر بنک کا نام، اکاؤنٹ نمبر اور BANKLEITZAHL ارسال کریں۔

2. تمام سیکرٹریان مال متوجہ ہوں۔

i) تمام استعمال شدہ رسید بک واپس جلد بھجوایا کریں۔

ii) گوشوارہ میں جماعت کا نام، چندہ کی تفصیل ضرور تحریر کیا کریں۔

iii) موصیان اپنا نام اور پتہ صحیح لکھ کر ارسال کریں۔

(سید محمد احمد گردیزی)
سیکرٹری مال

ضروری اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی جرمنی کے دوران بعض دوستوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اپنی بیماری کیلئے ہومیو پیتھک کے نسخے تجویز کرنیکی درخواست کی تھی وہ نسخہ جات حضور ایدہ اللہ نے بھجوائے ہیں اور وہ متعلقہ دوستوں تک پہنچا دیئے گئے ہیں۔ لیکن اگر کسی دوست کو نسخہ نہ ملا ہو اور اس نے نسخے کی درخواست کی ہو تو خاکسار کو خط لکھ کر نسخہ منگوا سکتا ہے۔ کیونکہ بعض دوستوں کے نام اور ایڈریس واضح نہیں تھے۔

(محمد شریف خالد نائب امیر جماعت)

ولادت

مکرم محمد اسلم صاحب آف ہمبرگ کو اللہ تعالیٰ نے یکم دسمبر ۱۹۸۵ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام عطیۃ النور رکھا ہے۔

احباب جماعت سے نومولودہ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو درازئ عمر اور دین کی خدمت کرنیوالی بنائے۔ آمین۔

مجالس علم و عرفان

تیسرے سالانہ یورپین اجتماع 86ء کے موقع پر مجالس علم عرفان میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند روح پرور جوابات "اخبار احمدیہ" مغربی جرمنی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (مدیر)

سوال: اگر احمدیہ جماعت ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے کیلئے اور کام کرنے کیلئے پیدا کی گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں اس پر پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اور صدر پاکستان کو کہاں سے یہ حق حاصل ہوا ہے کہ وہ جماعت کو مشکلات میں ڈالے اور کام میں رکاوٹیں پیدا کرے۔

جواب: ان کا سوال دو حصوں میں ہے۔ ۱۔ اگر جماعت احمدیہ دنیا میں اسلام کی اشاعت کیلئے پیدا کی گئی ہے تو پاکستان میں کیوں جماعت احمدیہ کیلئے روکیں پیدا کی جا رہی ہیں اور مخالفتیں ہو رہی ہیں۔ اُس کا جواب تو یہ ہے کہ یہ تو ہمیشہ سے سنت چلی آ رہی ہے خدا کی بھی اور بندوں کی بھی۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو مامور کرتا ہے کسی عظیم الشان مشن کیساتھ تو زمانے کے انسان ضرور مخالفت کرتے ہیں اور سب سے زیادہ مخالفت وہاں ہوتی ہے جہاں وہ شخص پیدا ہوتا ہے جس علاقے کا وہ شخص ہوتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ نبی کہیں ذلیل نہیں کیا جا سکتا مگر اپنے وطن میں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام بنی اسرائیل کیلئے تھا اور سب سے زیادہ روکیں آپکو اپنے وطن میں پیدا کیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کیلئے تھا۔ اور سب سے زیادہ روک "اُم القریٰ" دنیا کی ماں جس بستی کو کہا جاتا ہے۔ وہاں پیدا کیں گئیں۔ مائیں تو دودھ پلانے کیلئے ہوتی ہیں اور پرورش کیلئے۔ ظلم اور سفاکی کے لئے تو نہیں ہوتیں۔ مگر نبی کیلئے "ام القریٰ" بھی ظلم اور سفاکی کا ذریعہ بن گئی بجائے دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے۔ تو یہ عام دستور ہے جس میں کوئی استثناء نہیں دیکھیں گے۔ اگر جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ میں سچی تھی تو اسکے ساتھ بھی یہی ہونا چاہیئے تھا۔ یعنی یہ نہیں کہ ہم پسند کرتے ہیں۔ ہے تو تکلیف دہ بات۔ لیکن تقدیر الٰہی یہی ہے کہ یہی ہونا تھا۔ جہاں تک حق کا تعلق ہے کسی کا کوئی حق نہیں۔ صدر ضیاء کا تو یہ بھی حق نہیں ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے دین پر قبضہ کرے اور اُس کو زبردستی کچھ کروائے۔ باپ کا بھی بچے پر حق نہیں کجا یہ کہ دوسروں کے ماں کے لعلوں کو ذبح کروائے اور اُن کو قتل کروائے اور اُن سے ظلم کروائے۔ کہ وہ ضیاء کی مرضی کا دین کیوں اختیار نہیں کرتے۔ یہ تو صرف ظلم اور استبداد ہے اس کا کوئی بھی جواز نہیں کوئی بھی حق نہیں۔ انسانیت کی بنیادی قدروں کے خلاف یہ بات کر رہا ہے وہ۔

سوال: ایران میں بہت کچھ ہو رہا ہے۔ مثلاً خمینی یہ کہہ رہا ہے کہ یہ باتیں اسلام کے مطابق ہیں اور جو میں کر رہا ہوں وہ جہاد کے نام میں کیا یہ بھی قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق ہے لیکن یہ سب کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے ایسی باتیں کروا رہا ہے۔ جو اسلام کے خلاف ہیں اس طرح ہم لوگوں کو اسلام کا ایک غلط تصور ملتا ہے۔ احمدیہ جماعت کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔

جواب: یہ جو معاملہ ہے کہ کسی مذہب کے نام پر انسان کسی دوسرے انسان پر یا ایک قوم کسی دوسری قوم پر ظلم کرے یہ صرف عالم اسلام کا قصہ نہیں ہر مذہب میں یہ واقعات پائے جاتے ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ بعض مذاہب کے ماننیوالے ان واقعات کو ان زمانوں کو تاریخ میں اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہیں بعض جو نسبتاً پسماندہ قومیں ہیں وہ آج اس زمانے میں سے گذر رہے ہیں

جس میں بعض دوسری قومیں پہلے بھی گذر چکی ہیں اور نیا سبق سیکھ چکی ہیں. مثلاً یہی چیز عیسائی دنیا میں اس سے زیادہ شدت سے پائی جاتی تھی۔ مذہب کے نام پر جتنے ظلم سپین میں INQUISITION کی INSTITUTION کے ذریعہ ہوئے ہیں۔ آج بھی اس کو پڑھیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عیسائی نے پہلے غیر عیسائی پر ظلم کیا یعنی مسلمانوں پر اور پھر عیسائیوں نے عیسائیوں پر ظلم کئے اور اتنے خوفناک مظالم ہوئے ہیں عیسائیت کے نام پر حالانکہ عیسائیت محبت کی تعلیم تھی۔ لیکن: اس کے باوجود پادریوں نے بائیبل سے حوالے نکالے. غلط حوالے پیش کئے. انگلستان کی تاریخ میں جرمنی کی تاریخ میں. ایسے وقت آئے ہیں جب BLACK DEATH یعنی PLAGUE کا زمانہ تھا اور عیسائیت کے نام پر ہزارہا یہودیوں کو ایک ایک ملک میں زندہ جلا یا گیا ہے اور لکھوکھہا یہودی اپنے گھروں میں جلا دیئے گئے۔ اسوجہ سے کہ اُن کے نزدیک اُسوقت عیسائیت کے مطابق یہودی منحوس تھے اُنکی نحوست کی وجہ سے خدا تعالیٰ ناراض ہوا ہے اور اُس نے پلیگ بھیج دی ہے۔ اور جبتک اس منحوس کم بخت کو ختم نہ کیا جائے اُسوقت تک ہم بچ نہیں سکتے اور یہ سب مذہب کے نام پر ہوا. تو جہالت کے جو سائے ہیں وہ کبھی کسی قوم پر آ پڑتے ہیں کبھی کل پڑتے ہیں آپ لوگ اب ان سایوں سے اب باہر نکل آئے ہیں اور دوسری قسم کی غفلتوں کے سائے میں جا چکے ہیں عالمِ اسلام میں بدقسمتی سے تاریخ کے اُس دور سے گذر رہا ہے جہاں سے آپ پہلے سے گذر چکے ہیں اس لئے ان دونوں باتوں کو الگ نظر سے نہ دیکھیں مجموعی نظر ڈالیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ نہ اُس عیسائیت کا قصور تھا اور نہ ہی آج اسلام کا قصور ہے. نہ کل عیسائیت ذمہ دار تھی نہ آج اسلام ذمہ دار ہے عیسائیت کو دیکھنا ہے تو عیسائیت کی کتب سے دیکھنا ہو گا اور علمی بحث کرنی پڑیگی اور اسلام کو دیکھنا ہے تو قرآن سے دیکھنا پڑیگا اور علمی بحث کرنی پڑیگی۔ اسکے سوا کوئی اور رستہ نہیں۔ پس جماعت احمدیہ صرف یہی کر رہی ہے۔ بائیبل کی کتابوں کے ذریعے اُن کی کتابوں کے ذریعے۔ بلکہ اسلام کے اوپر آج مسلمان ظلم کر رہے ہیں اُن کا دفاع بھی آج ہم کر رہے ہیں لیکن زبردستی نہیں۔ سمجھا کر دلائل سے محبت کے ذریعے PERSUASION کے ذریعے۔ اس سے زیادہ تو ہم کچھ نہیں کر سکتے اور ہم ہر جگہ یہی کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں۔

(پہلے دونوں سوال ایک غیر از جماعت جرمن دوست کے تھے)

سوال: بعض دفعہ ہمیں ایسی جگہ کام کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں سؤر کا گوشت کاٹنا پڑتا ہے۔

جواب: وہاں آپ کو کام نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ جو بات میرے علم میں آئی ہے مجھے اس کا بڑا افسوس ہوا ہے کہ بعض احمدی نوجوان بار بار براہِ راست سؤر کے گوشت کی فروخت میں یا اس کے کاٹنے والے میں ملوث ہیں اور اسطرح شراب بیچنے وغیرہ میں ---------

.... نتیجہ یہ ہے کہ جو نئے احمدی آنے والے ہیں جو سؤر کھاتے کھاتے چھوڑ کے آئے ہیں جو شرابیں پیتے پیتے چھوڑ کر آئے ہیں۔ اُنکو ٹھوکر لگتی ہے۔ ایک کے متعلق مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ مرتد ہو گیا ہے اس بات پر کہ ہم تو ان سوسائٹیوں میں پلے تھے ہم نے یہ قربانیاں کیں اسلام کے نام پر یہاں آ کر جو دیکھا ہے تو یہاں یہ لوگ خود ہی ملوث ہیں ان گندگیوں میں تو ہمیں کیا ضرورت ہے ہم اپنی تہذیب کو چھوڑیں پھر تو بہت مکروہ فعل کیا ہے جس نے بھی کیا ہے۔ اللہ رزاق ہے اس پر توکل کریں اور صاف ستھرا رزق اپنے لئے تلاش کریں۔ جو لوگ کسی کے نوکر ہیں اور وہ کرتے ہیں اُن کے لئے بھی سخت مکروہ ہے لیکن جن کے اپنے کاروبار میں یہ چیز داخل ہے مثلاً ریسٹورانٹ چلا رہے ہیں اور شراب بیچ رہے ہیں سؤر کھلا رہے ہیں اُنکے متعلق تحقیق کریں۔ اُن کو جماعت سے خارج کردیں اُنکا کوئی حق نہیں ہے جماعت میں رہنے کا۔

مرتبہ:۔ (مقصود احمد)

شہر
GROSS
GERAU
کے شعبۂ
تعمیرات
کے چیئرمین
HERR
GERD
STÜBER
نے

سیدنا حضرت
اقدس امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الرابع
ایدہ اللہ تعالیٰ
کی خدمت
میں شہر
کی شیلڈ
بطور یادگار
پیش کی۔
(اس موقعہ کی تصویر)

ایک المناک سانحہ

گذشتہ دنوں جماعت بادنوے شٹڈ کے دو مخلص احمدی مکرم عطاء الحق صاحب رامہ آف ربوہ اور مکرم ظفر احمد صاحب وڑائچ چک 78 سرگودھا اچانک کار کے حادثہ میں شہید ہوگئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے سے قبل خطبہ ثانیہ میں فرمایا دونوں نوجوان بڑے مخلص اور تبلیغ میں پیش پیش تھے۔

دُعا ہے اللہ تعالےٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے مرحومین کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تبدیلی نوٹ کرلیں

انگلستان کے سالانہ جلسہ میں آخری روز دُعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم "دیار مغرب سے جانے والو" پڑھی گئی تھی۔ جو اخبار احمدیہ کے اگست کے شمارہ میں شائع ہوئی تھی اس کے تیسرے شعر میں حضور نے تبدیلی فرمائی ہے۔ اب یہ شعر یوں ہے۔

تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مقدر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر سے ہی میرے غم کا بھرتا ہے جام کہنا

احباب اس تبدیلی کو ملحوظ رکھیں۔

شعبہ سمعی و بصری

احباب جماعت متوجہ ہوں:۔

آڈیو، وڈیو کیسٹوں کی قیمت میں کمی کردیگئی ہے۔

			رعائتی قیمت
آڈیو کیسٹ:۔	60 منٹ 90 منٹ	~~3.00~~ ~~2.50~~	DM. 2.00
وڈیو کیسٹ:۔	E 180	~~25.00~~	DM. 18.00

اور آئندہ سے ہر قسم کی جماعتی وڈیو کیسٹ حاصل کرنیکیلئے شعبہ سمعی و بصری سے رابطہ قائم کریں۔ کیسٹوں کی قیمت میں کمی اسلئے کیگئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور دیگر جماعتی کیسٹوں سے مستفید ہو سکیں۔

سیکرٹری سمعی بصری)
(مقصود احمد طاہر

احباب متوجہ ہوں

جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

شعبۂ تعلیم و تربیت

خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ یورپین اجتماع ۸۶ء کے موقع پر

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

30-9-86

عزیزان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اللہ تعالیٰ سے آپ سب کی خیروعافیت کا طلبگار ہوں۔ ہم کمزور ہیں، اسی ذات کے سوا صحیح طور پر کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں۔ ہر لمحہ ہم اُسی کے محتاج ہیں۔ انسان اگر خلوص دل سے ارادہ کرے تو وہ خدا کو پا سکتا ہے۔ اس راستہ میں نہ کوئی حائل ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے دنیوی وسائل کی ضرورت ہے۔ اگر ہم خدا کو پا سکیں تو ہمیں اور کسی چیز کی محتاجی نہیں رہتی۔ اس لئے بنیادی طور پر تعلق باللہ کی مضبوطی کیلئے جدوجہد کریں۔

آپ سب عزیز ایسے معاشرے میں رہ رہے ہیں جو ظاہری کششوں کا مرکز ہے اور بظاہر دُنیوی اموال سے مالامال ہے اور دُنیوی عزت حاصل کرنے میں کامیاب ہے۔ لیکن اگر گہری نظر سے دیکھیں تو ہر دل بے چین ہے اور سکون اور اطمینان کا متلاشی ہے۔ چونکہ انہیں حقیقی عرفان نہیں، اللہ کی ذات کو جانتے نہیں، سکون کی خاطر غلط طریق اپناتے ہیں۔ اس لئے ایسے معاشرے میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو ان کی برائیوں سے کلی طور پر علیحدہ رکھنا محض خدا کے فضل کے سوا ممکن نہیں۔ یہ امر یاد رہے کہ آپ سب احمدیت کے نمائندہ ہیں۔ لہٰذا آپ نمونہ بنیں کہ لوگ آپ کو دیکھ کر اسلام کی طرف راغب ہوں۔ عمل ہمیشہ قول سے زیادہ اچھا اور پائیدار ہوتا ہے۔ ہمارا دین اچھا ہے اسلئے ہمیں اچھا بن کر دکھانا چاہیے۔

ایک بات یہ یاد رکھیں کہ احمدیت کی ترقی کیلئے کام کرنا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے اس میں سب سے زیادہ کام حسنِ عمل کے ذریعے سرانجام دینا ہے۔ قول وعمل میں یکسانیت ہو تو کامیابی آسان ہو جاتی ہے۔

پس دین کا علم حاصل کریں اور پھر عمل میں ڈھال دیں تو آپ کے اندر ایسی زبردست قوت پیدا ہو جائے گی جس کا مقابلہ کرنا دنیا کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سبکو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ